بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے)

15 Stanley Avenue, Wembley , UK , HA0 4JQ

امام اور ناظم 020 8903 2689 صدر 020 8524 8212

سیکریٹری 01753 692654 دارالکتب 01753 675182

Fax: 0870 131 9340 email: AAII@saziz.globalnet.com

بلٹن فروری ۲۰۰۱ء

فروری میٹنگ

اسلام علیکم ۔ مہربانی فرما کر جماعت کی ہر میٹنگ میں خود شامل ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں ۔

جائے وقوع :۔ دارالسلام

تاریخ :۔ ۴ فروری ۲۰۰۱ء

وقت :۔ ۳ بجے سہ پہر

موضوع :۔ اسلام پر ایک لیکچر ۔ امام کرنل محمود شوکت

معیارِ تفسیر القرآن

حضرت مرزا غلام احمد صاحب
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ رحمہ

سب سے اول معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہیے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اُسی میں موجود نہ ہوں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنے کریں تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنوں کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ معنی بالکل باطل ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو اور سچّے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بیّنہ کا اس کا مصداق ہو۔

دوسرا معیار رسول اللہ ﷺ کی تفسیر ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے نہیں تو اُس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہو گی۔

تیسرا معیار صحابہؓ کی تفسیر ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنھم آنحضرت کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علمِ نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا کا اُن پر بڑا فضل تھا اور نصرتِ الٰہی اُن کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ اُن کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

چوتھا معیار خود اپنا نفسِ مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے کیونکہ نفسِ مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے لا یمسّہ الّا المطہّرون (الواقعة، ۸۰) یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف اُن پر کھلُتے ہیں جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھُل جاتے ہیں اور وہ اُن کو شناخت کر لیتا ہے اور سوُنگھ لیتا ہے اور اُس کا دِل بول اُٹھتا ہے کہ ہاں یہی راہ سچّی ہے اور اُس کا نورِ قلب سچاّئی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو اور اِس تنگ راہ سے گذرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبّر کی جہت سے مفسّر قرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہو گی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ من فسر القرآن برائیة فاصاب فقد اخطاء یعنی جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اُس نے بُری تفسیر کی۔

پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں ۔ ہاں موجب زیادتِ بصیرت بے شک ہے۔ بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیّہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہّ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جسمانی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کے دونوں سلسلوں میں کلّی تطابق ہے۔

ساتواں معیار وحی ولایت اور مکاشفاتِ محدثین ہیں۔ اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے کیونکہ صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے اور بغیر نبوت اور تجدید احکام کے وہ سب باتیں اُس کو دی جاتی ہیں جو نبی کو دی جاتی ہیں اور اُس پر یقینی طور پر سچّی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے اور نہ صرف اس قدر بلکہ اُس پر وہ سب امور بطور انعام و اکرام کے وارد ہو

جاتے ہیں جو نبی متبوع پر وارد ہوتے ہیں۔ سو اُس کا بیان محض اٹکلیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ دیکھ کر کہتا ہے اور سُن کر بولتا ہے اور یہ راہ اِس امت کے لئے کھُلی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وارث حقیقی کوئی نہ رہے اور ایک شخص جو دنیا کا کیڑا ہو اور دُنیا کے جاہ و جلال اور ننگ و ناموس میں مبتلا رہے وہی وارث علمِ نبوت ہو کیونکہ خدا تعالیٰ وعدہ کرچکا ہے کہ بجز مطہرین کے علمِ نبوت کسی کو نہیں دیا جائیگا بلکہ یہ تو اس پاک علم سے بازی کرنا ہے کہ ہر ایک شخص باوجود اپنی آلودہ حالت کے وارث النّبی ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور یہ بھی ایک سخت جہالت ہے کہ اِن وارثوں کے وجود سے اِنکار کیا جائے اور یہ اعتقاد رکھا جائے کہ اسرار نبوت کو اب صرف بطور ایک گذشتہ قصہّ کے تسلیم کرنا چاہیے جنکا وجود ہماری نظر کے سامنے نہیں ہے اور نہ ہونا ممکن ہے۔ اور نہ ان کا کوئی نمونہ موجود ہے۔ بات یوں نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اسلام زندہ مذہب نہ کہلا سکتا بلکہ اور مذہبوں کی طرح یہ بھی مُردہ مذہب ہوتا اور اس صورت میں اعتقاد مسئلہ نبوت بھی صرف ایک قصہّ ہوتا جس کا گذشتہ قرنوں کی طرف حوالہ دیا جاتا مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت اور نبوت کی یقینی حقیقت جو ہمیشہ ہر ایک زمانے میں منکرینِ وحی کو ساکت کرسکے اُسی حالت میں قائم رہ سکتی ہے کہ سلسلہ وحی برنگ وحی محدثیت ہمیشہ کیلئے جاری رہے۔ سو اُس نے ایسا ہی کیا۔ محدث وہ لوگ ہیں جو شرف مکالمۂ الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں اور اُن کا جوہر نفس انبیاء کے جوہر نفس سے اشد مشابہت رکھتا ہے۔ اور وہ خواص عجیبہ نبوت کے لئے بطور آیات باقیہ کے ہوتے ہیں یا یہ دقیق مسئلہ نزول وحی کا کسی زمانہ میں بے ثبوت ہو کر صرف بطور قصہّ کے نہ ہو جائے اور یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیھم السلام دُنیا سے بے وارث ہی گذر گئے اور اب اُن کی نسبت کچھ رائے ظاہر کرنا بجز قصہّ خوانی کے اور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت اُن کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اِس صدی میں یہ عاجز ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اِس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے یا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکریں کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے۔ سو یہی ہو رہا ہے قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں لطائف اور دقائق کلام ربّانی کے کھُل رہے ہیں۔ نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں اور اسلام کے حُسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا تعالیٰ نئے سر سے جلوہ دکھلا رہا ہے جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے اور جس میں سچاّ جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرّہ حبّ اللہ اور رسول کریمؐ کی ہے وہ اُٹھے اور آزمائے اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہووے جس کی بنیادی اینٹ اُس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھیّ ہے۔ اور یہ کہنا کہ اب وحی ولایت کی راہ مسدود ہے اور نشان ظاہر نہیں ہو سکتے اور دُعائیں قبول نہیں ہوتیں، یہ ہلاکت کی راہ ہے نہ سلامتی کی۔ خدا کے فضل کو رد مت کرو اُٹھو! آزماؤ اور پرکھو۔ پھر اگر یہ پاؤ کہ معمولی سمجھ اور معمولی عقل اور معمولی باتوں کا انسان ہے تو قبول نہ کرو لیکن اگر کرشمۂ قدرت دیکھو اور اُسی ہاتھ کی چمک پاؤ جو مؤیدِ اِن حق اور مکلمانِ الٰہی میں ظاہر ہوتا رہا ہے تو قبول کرلو۔

اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بڑا احسان یہی ہے کہ وہ اسلام کو مُردہ مذہب رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمیشہ یقین اور معرفت اور الزام خصم کے طریقوں کو کھُلا رکھنا چاہتا ہے۔ بھلا تم آپ سوچو کہ اگر کوئی وحی نبوت کا منکر ہو اور کہے کہ ایسا خیال تمہارا سراسر وہم ہے تو اس کے مونہہ کو بند کرنے والی بجز اس کے نمونہ دکھلانے کے اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے؟ کیا یہ خوشخبری ہے یا بد خبری کہ آسمانی برکتیں صرف چند سال اسلام میں رہیں اور پھر وہ خشک اور مُردہ مذہب ہو گیا؟ اور کیا ایک سچےّ مذہب کے لئے یہی علامتیں ہونی چاہیں؟

(برکات الدعاء، روحانی خزائین، جلد ۶، صفحہ ۱۷ تا ۲۵)

جمعہ خطبہ

کرنل محمود شوکت، امام و ناظم اعلی

’’یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِاللّٰہِ وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَO

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَ اذۡکُرُوااللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَO

وَ اِذَا رَاَوۡاتِجَارَۃً اَوۡ لَھۡوَۨا انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡھَا وَ تَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّھۡوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَO (سورة الجمعة، آیات ۱۱ ۔ ۹)

آج میں بہت سالوں کے بعد پھر آپ کے ساتھ نماز جمعہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ میں نے یہ سورۃ اپنے خطبے کے موضوع کے طور پر منتخب کی ہے تاکہ میں آپ پر جمعہ، جس کو انگریز لوگ مسلمانوں کا سبت کہتے ہیں، اُس کی اہمیت واضع کرسکوں۔ نماز جمعہ اور جمعہ کے اجتماع کی اس قدر اہمیت ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں اس نام کی ایک سورۃ نازل فرمائی ہے۔ گو جمعہ مسلمانوں کا سبت تو ہے لیکن اس کے معنے اور اہمیت اُس سبت سے مختلف ہیں جو عیسائیوں یا یہودیوں کا سبت ہے۔

خدا تعالیٰ نے یہود کے لئے بھی سبت مقرر کیا تھا۔ ایک دن عبادت اور مذہبی شعائر کے لئے مقرر کر دیا گیا تھا۔ اس روز دُنیاوی معاملات جیسا کہ کاروبار اور کھیل کود میں حصہ لینا منع کر دیا گیا تھا۔ لیکن یہود نے سبت کی بے حرمتی کی اور خدا تعالیٰ نے اس بے حُرمتی کی وجہّ سے اُن پر لعنت بھیجی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اُن پر لعنت کی اور پیش گوئی کی کہ یہود دنیا کی قوموں میں تتر بتر ہو جائیں گے۔

عیسائیوں نے اپنے آپ کو شریعت یا قانون سے بالاتر سمجھا۔ حضرت عیسیٰ نے اُنہیں اُن کے گناہوں سے نجات دلوادی تھی۔ اتوار کو جو اُن کا سبت ہے، وہ عبادت کے لئے چرچ جاتے ہیں۔ اُن کا یہ غلط عقیدہ ہے کہ خدا نے چھ روز کام کیا اور ساتویں دن آرام، یعنی اتوار کو۔ اِس لئے وہ اتوار کو آرام اور عبادت کرتے ہیں۔

لیکن اس کے برعکس قرآن کریم یہ فرماتا ہے : ''وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ٭ۖ وَّ مَا مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ O یعنی کہ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان چھ وقفوں میں پیدا کئے لیکن ہمیں تھکن نے نہ چھُوا۔

جمعہ مسلمانوں کا سبت تو ہے لیکن اس کا مفہوم الگ ہے اور اس کا مطلب یہود و نصاریٰ کے مفہوم سے مُختلف ہے۔ مسلمانوں کے لئے جمعہ کلنڈر کے دوسرے کسی دن کی طرح ہے جب کہ معمول کے مطابق آپ کام یا آرام کرتے ہیں۔ فرض صرف یہ ہے کہ آپ ظہر کی جگہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں جس میں نماز کے ساتھ ساتھ ایک خطبہ بھی شامل ہوتا ہے۔ یہ نماز اور خطبہ فرض ہیں اور نماز باجماعت ہونی چاہیے۔ نماز سے پہلے اور نماز کے بعد آپ اپنے معمول کے کام کر سکتے ہیں۔

اسلام میں عبادت اور یادِ الٰہی کا مفہوم بھی مُختلف ہے۔ مسلمان مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر وقت انسان کے نزدیک موجود ہے اور وہ انسان کی پُکار سُنتا ہے۔ عبادت اور یادِ الٰہی ایک جاری عمل ہے اور یہ انسان کی ہر وقت کی ضرورت ہے۔ سورۃ جمعہ کی جو آیات میں نے پڑھی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کامیابی کا راز کثرت سے یادِ الٰہی ہے۔ سو اسلام کے مطابق عبادت اور یادِ الٰہی ہر وقت کرتے رہنا چاہیے، خاص طور پر ہر روز پانچ دفعہ چاہے آپ کام میں مشغول ہوں یا آرام کر رہے ہوں۔ ہر کام اور منصوبہ یہ کہہ کر شروع کرنا چاہیے ''بسم اللہ الرحمن الرحیم''، ہر وقت اس بات سے ہوشیار اور باخبر رہنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور ہمیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ مسلمان یادِ الٰہی کو کسی مقررہ دِن یا وقت پر نہیں چھوڑتے، اسلام میں ایسا سبت کوئی نہیں۔ نماز جمعہ میں مسلمانوں کے لئے انتہائی اہم اور بھاری مقصد ہے۔ اگر ہم اس کے سماجی اور اخلاقی پہلوں پر غور نہ کریں تو بھی اس میں روحانی ہدایت کا پہلو ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تین نماز جمعہ چھوڑیں اور اس کو اہم نہ سمجھا خدا اُس کے دل پر مُہر لگا دے گا۔ (ابو داؤد، مشکوۃ)۔ گو تمام نمازیں فرض ہیں لیکن نماز جمعہ ہر حالت میں باجماعت ہونی چاہیے اور یہ نماز خطبے کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ میں نے حضرت ابو بکرؓ کے کچھ خطبات پڑھے ہیں، وہ مختصر اور پُر ہدایت ہوتے تھے۔ آج کل کے خطبات میں نہ مقصد ہوتا ہے اور نہ ہدایت۔ اِن میں یا تو کہانیاں ہوتیں ہیں اور یا فرقی نفرت بڑھانے کی باتیں اور اس کے بعد عربی میں لمبی تلاوت کی جاتی ہے۔ لوگ فرض ادا کرنے کے لئے خاموش بیٹھے رہتے ہیں لیکن اُنہیں کوئی اخلاقی یا روحانی ہدایت نہیں ملتی۔ امام صاحبان مقتدیوں کے لئے بطور نمونہ نہیں حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان لانے والو تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں مانتے۔

خطبہ جمعہ مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی طور پر ایک موثر خدمت کر سکتا ہے۔ خطبہ کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اُمت کو منظم کیا جائے، غیر اسلامی رسم و رواج اور چیزوں کو مٹایا جائے اور روحانی ہدایت مہیا کی جائے۔ مسلمانوں کو آواز دی جائے کہ وہ اسلام کی خدمت کریں اور ایک اسلامی طرز زندگی اپنائیں۔

آج کے خطبہ میں آپ کو خدا تعالیٰ کا ایک حُکم یاد دلانا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کو سمجھ کر اپنی زندگی کا ایک جُز اور عادت بنالیں۔ وہ یہ کہ ہر حال میں خدا تعالیٰ کے احسانوں کا شکر ادا کرتے رہیں۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم اُس کے احسانوں کو گننے لگو تو وہ اتنے ہیں کہ تمہیں وہ سب احسان یاد بھی نہ ہوں گے اور خدا تعالیٰ تم پر رحم کرتا ہے اور تمہیں معاف کرتا ہے۔

میں خود ہر وقت خدا کے اُن انعامات کا شکر کرتا ہوں جو میری کسی کوشش کے بغیر اُس نے مجھے عطا فرمائے۔ میں نے عادت بنالی ہے کہ اُس کے احسانات کو گننے کی کوشش کروں اور پھر اُن کا شکر گزار ہوں اور اپنی کمزوریوں کی معافی مانگوں۔

سب سے اول میں اس بات پر خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے مسلمان بنایا۔ اور اس کے بعد اس کا کہ اُس نے مجھے احمدی بنایا۔ اس میں میری کسی کوشش کا کوئی ہاتھ نہیں کہ اُس نے یہ تحفہ مجھے عطا فرمایا یہ سب اُس کی رحمت اور رحیمیت ہے۔

اس کے علاوہ اور بے شمار چیزیں جن کے لئے میں اُس کا شکر گزار ہوں اور میں اُس سے صفتِ غفوریت اور رحیمیت کی التجا کرتا ہوں۔ میں نہیں چاہوں گا کہ میں اُس رب کو اور اُس رحمتوں کی کو بھول جاؤں اور وہ مجھے ایک ناشکرا اور مغرور انسان سمجھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں سے ہر ایک کی اپنی ایک لسٹ ہوگی۔ سو عاجزی سے اُس کے سامنے جھک جاؤ اور اُس کا شکر ادا کرو۔ وہ تمہارا مرتبہ بڑھائے گا اور تم پر انعامات کی بارش ہوگی۔

قرآن میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم شکر گزار ہو گے تو وہ تمہیں اور عطا فرمائے گا لیکن اگر تم ناشکرے بن گئے تو تمہیں سخت سزا دی جائے گی۔

اور پھر فرماتا ہے اگر تم شکر گزار ہو گے تو اس میں تمہارے نفس کا فائدہ ہے اور جہاں تک ناشکروں کا تعلق ہے تو رب کو کسی کی ضرورت نہیں۔

پھر یہ بھی لکھا ہے کہ خدا تمہیں کیوں سزا دے گا اگر تم شکر گزار ہو اور ایمان لاؤ۔ وہ تو انعامات کو بڑھاتا ہے اور اُس کو ہر چیز کا علم ہے۔

آئیں دُعا کرتے ہیں :

میرے رب مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری رحمتوں کا شکر گزار ہوں جو تو نے میرے اوپر اور میرے والدین پر کی ہیں اور میں وہ نیکیاں کروں جن سے تو خوش ہو اور مجھ پر رحم کھا کر مجھے اپنے متقی بندوں میں شامل کر۔

اخبار

ہدایات امیر قوم حضرت ڈاکٹر اصغر حمید

''میں جماعت احمدیہ لاہور کے تمام ممبروں سے درخواست کرتا ہوں کہ، انفرادی اور اجتماعی طور پر، وہ آپس میں بھائی چارے اور پیار کے رشتے بڑھائیں۔

''اسلام بنی نوع انسان کو اتحاد کی تعلیم دیتا ہے قطع نظر رنگ، زبان، شہریت یا فرقہ کے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے آخری حج کے موقع پر لوگوں پر یہی زور دیا تھا کہ وہ باہم اتحاد اور امن پیدا کریں۔ سو اُن کی تقلید میں میں آپ کو اُن ہی کے پیغام کی طرف متوجہّ کرنا چاہتا ہوں کہ آپس میں بھائی چارہ اور محبت پیدا کریں۔

''میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جیسا کہ مجدد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ہدایت کی تھی دُنیا بھر میں تبلیغ اسلام کریں۔

''دُنیا میں اسلام کی ترقی کا یہ ایک بھاری موقع ہے، خاص طور پر یورپ اور روس میں۔

''خدا پر ایمان اور سُنتِ نبوی ﷺ پر عمل نے ماضی میں مسلم سماج کو ایک بڑی مُتحرک قوت بنا دیا تھا اور مستقبل میں بھی یہی مسلمانوں کو ایک مُتحرک قوت بنائیں گی۔

''خدا تعالیٰ آپ پر اپنی برکتیں نازل فرمائے اور آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے''

امام جماعت

جماعت کے ممبروں کو یہ سُن کر خوشی ہو گی کہ کرنل (ر) محمود شوکت صاحب واپس انگلستان پہنچ گئے ہیں۔ مرکزی انجمن نے محترم شوکت صاحب کو جماعت انگلستان کا امام مقرر کیا تھا اور وہ کچھ سال یہاں اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ پھر اُنہیں اپنے کچھ ذاتی معاملات نبٹانے انگلستان سے باہر جانا پڑا۔ وہ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۰ء کو واپس تشریف لے آئے ہیں اور مشن کا چارج سنبھال لیا ہے۔ ممبروں سے درخواست ہے کہ وہ امام صاحب کی خدمات سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔

ریڈیو پروگرام

جماعت نے پنجاب ریڈیو (آسٹرا ڈیجِٹل سیٹلائٹ چینل ۹۴۵) پر باقاعدہ نشریات کا انتظام کیا ہے۔ پچھلے چند ماہ سے جمعہ کے روز دو بجے بعد از دوپہر ایک خطبہ نشر کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے خاص موقعوں پر بھی پروگرام پیش کئیے جاتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے عید الفطر کی تفصیلات دیکھیں۔

ناصر احمد صاحب

لائٹ کے سابقہ ایڈیٹر اور دارلکتب اسلامیہ کے منیجر، محترم ناصر احمد صاحب، اپنے اہل و عیال سے ملنے انگلستان تشریف لائے ہیں۔ اس دوران انہوں نے جماعت انگلستان کی ہر ممکنہ مدد کی ہے۔ رمضان اور عید الفطر کی مساعی میں مدد کے علاوہ آپ نے دارلکتب (انگلستان) کے کام کے متعلق بھی بڑی قیمتی تجاویز دی ہیں۔ اب وہ ٹرینیڈاڈ کے تبلیغی دورہ پر ہیں۔

رمضان اور عید الفطر

جماعت کے تمام ممبران نے اپنے تمام وسائل استعمال کر کے رمضان اور عید الفطر دونوں کو انتہائی کامیاب بنایا۔ خوش قسمتی سے محترم ناصر احمد صاحب اس دوران انگلستان میں موجود تھے۔ انہوں نے اس دوران جماعت کی تبلیغی مساعی میں بھرپور حصہ لیا۔ افطاری کے بعد نمازوں کی امامت وہ ہی کرتے تھے۔ عید کے موقع پر ہمارے بوسنیا کے بھائی بھی ہماری خوشیوں میں شامل ہوئے اور عید کا خطبہ انگریزی اور بوسنین دونوں زبانوں میں دیا گیا۔ بعد میں حاضرین کی تواضع ایک پُر تکلف کھانے سے کی گئی۔ منتظمہ اُن تمام ممبروں کا جنھوں نے رمضان کے دوران اپنا وقت، مساعی اور پیسہ اس موقع کو کامیاب بنانے کے لئے قربان کیا، کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

عید کے پروگرام کا ایک حصہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔ ناصر احمد صاحب نے اس موقع کے لئے پنجابی میں ایک خاص خطبہ تیار کیا تھا۔ یہ بھی عید کے روز نشر کیا گیا۔

مرمتوں کا پروگرام

17D اور 15 Stanley Avenue, Wembley کی ایک لمبے پروگرام کے تحت مرمتوں اور آرائش وغیرہ کا کام جاری ہے۔ اس پروگرام کے پہلے حصے میں 17D کی اندرونی مکمل مرمت اور آرائش کی گئی۔ دوسرے حصے میں باہر کا کام ہو گا تا کہ سامنے کا اور پچھلا گارڈن دونوں کو 15 نمبر کے معیار پر لایا جائے۔

15 نمبر کے مرمتوں کے پہلے حصے میں پچ چھت کا ایک حصہ مرمت کیا گیا اور اس کے ساتھ والی فلیٹ چھت مکمل طور پر بدلوائی گئی۔ دوسرے حصے میں مکان کے گرد حفاظتی تدابیر بہتر کی گئیں اور پہلی منزل کی تعمیر نو اور آرائش کا کام کیا گیا۔ تیسرے حصے میں گراونڈ فلور کے بعض حصوں کی مرمت اور آرائش کی گئی اور چیزیں سٹور کرنے کے لیے جگہ بڑھائی گئی۔ آخری مرحلے میں گراؤنڈ فلور پر فلیٹ چھت اور کنزروٹری کی چھت اور کنزروٹری کی تمام کھڑکیاں اور دروازہ بدلے جائیں گے اور اس کو بلڈنگ کی سنٹرل ہیٹنگ کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

طاہر نعیم صاحب کا کارنامہ

ممبروں کو یاد ہو گا کہ محترم طاہر نعیم صاحب، جو کہ گلاسگو میں ہمارے نمائندہ ہیں، انہوں نے اپنی کوششوں سے اسلام اور قرآن کا اتنا علم حاصل کر لیا ہے کہ دو سال پہلے اُنہوں نے جماعت اسلامی کے ایک علاقائی امیر، جو کہ ایک تربیت یافتہ مولانا ہیں، سے بحث کی اور مولانا کو لاجواب کر دیا۔ ماضی قریب میں اُنہوں نے جماعت قادیان سے اختلافی امور پر تبادلہ خیالات شروع کیا۔ جب جماعت قادیان کے ممبران طاہر صاحب کی باتوں کا جواب نہ دے سکے تو اُنہوں نے طاہر صاحب کو دعوت دی کہ وہ اُن کے ساتھ ساوتھ فیلڈز چل کر اُن کے مشنری سے بات چیت کریں۔ نعیم صاحب جنہیں کسی قسم کی بھی مذہبی ٹریننگ نہیں فوراً تیار ہو گئے۔ ساؤتھ فیلڈز پہنچنے پر قادیانی مُبلغ پبلک میں جماعت احمدیہ لاہور اور قادیان کے درمیان جو اختلافات ہیں اُن پر بات ہی نہ کریں۔ الگ بات چیت شروع ہوئی تو قادیانی مبلغ نے فوراً کہا کہ جب نبی کریم ﷺ نے حدیث میں آنے والے مسیح کے لئے نبی اللہ کا لفظ استعمال کیا ہے تو ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی کیوں نہ مانیں اسلئے کہ وہ حضرت مسیح کی سپرٹ میں تشریف لائے تھے۔ نعیم صاحب نے جواب دیا کہ یہ حدیث حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت ثابت کرنے کی کوشش میں آپ ایک احمدی کے سامنے نہیں پیش کر سکتے اس لئے کہ حضرت صاحب نے خود اس حدیث کو رد کر دیا ہے۔ اسی طرح کے دو ایک اور جوابات ملنے پر قادیانی مبلغ نے بحث بند کر دی۔ قادیانی احباب کے اس دعویٰ کا کہ ہمارے دلائل اس قدر عظیم الشان ہیں کہ دنیا میں کوئی اِن کا مقابلہ نہیں کر سکتا کا پول اس گفتگو سے کھُل گیا!

جماعت کو آپ کی ضرورت ہے

اِس تحریک کا سارا انحصار وقت اور پیسے کی اُس قربانی پر ہے جو کہ اس کے ممبر کرتے ہیں۔ یہ آپ کی جماعت ہے اور آپ کا فرض ہے کہ اس کی توسیع، ترقی اور استحکام کے لئے قربانیاں دینے میں قدم بڑھائیں اُسی طرح جس طرح آپ اپنے اہل و عیال کے لئے قربانیاں دیتے ہیں۔

جماعت کی تنظیم نو

پچھلے سال انتظامیہ نے فیصلہ کیا تھا کہ جماعت کے آئین میں تبدیلیاں کی جائیں۔ آئین کا مسودہ جلد ہی تیار ہو جائے گا۔ منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے کہ نئے آئین کی توثیق تک جماعت کی انتظامیہ کی جگہ ایڈ ہاک سٹیرنگ کمیٹی بن جائے۔ مارچ میں نیا آئین اظہار رائے کے لئے ممبروں کو بھیجا جائے گا۔ ہمیں آپ کی رائے کا انتظار ہو گا۔